سوال

(55) قبرستان میں جوتی پہن کر چلنا درست ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قبرستان میں جوتی پہن کر چلنا درست ہے یا نہیں اور جنازے کی نماز میں سورۃ فاتحہ اور سورہ کا زور سے پڑھنا جس حدیث میں مذکور ہے اس کے راوی ٹھیک ہیں یا نہیں اور اس پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبرستان میں جوتی پہن کر چلنا نہیں درست ہے منتقی میں ہے۔

((عن بشیر بن الخصاصیة ان رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم رأی رجلا یمشی فی نعلین بین القبور فقال یا صاحب السبتیین القهار رواہ الخمسة الاالترمذی))

''یعنی بشیر ابن خصاصیة سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ایک شخص کو کہ وہ جوتی پہنے ہوئے قبرستان میں جا رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے جوتی والے جوتیوں کو ڈال دے۔''

اور جنازہ کی نماز میں سورۃ فاتحہ اور سورت کا پڑھنا جس حدیث میں مذکور ہے اس کے راوی ٹھیک ہیں سورہ فاتحہ کی حدیث کے راوی تو اس واسطے ٹھیک ہیں کہ وہ صحیح بخاری کی حدیث ہے چنانچہ منتقی میں ہے۔

((عن ابی عباس انہ صلی علی جنازۃ فقرأ بفاتحة الکتاب وقال لتعلموا انہ من السنة رواہ البخاری وابو داؤد والترمذی وصححہ والنسائی وقال فیہ فقراء بفاتحة الکتاب وسورۃ وجهر فلما فرغ قال سنة وحق))

''یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو سورہ فاتحہ پڑھی اور کہا کہ سورہ فاتحہ میں نے اس واسطے پڑھی ہے تاکہ تم لوگ جان لو کہ سنت ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اس کو اور روایت کیا اس کو نسائی نے اور اس میں یوں کہا ہے کہ پھر پڑھی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سورۃ فاتحہ اور ایک اور سورہ اور زور سے پڑھی پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ سنت اور حق ہے۔''

اور وہ حدیث کہ جس میں سورہ ملانے کا ذکر ہے وہ نسائی شریف کی روایت ہے جیسا کہ اوپر منتقی کی عبارت سے معلوم ہوا اور اس کے راوی اس واسطے ٹھیک ہیں، کہ اس کی سند کو

علامہ قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے نیل الاوطار شرح منتقی میں صحیح کہا ہے چنانچہ نیل الاوطار میں ہے ۔

((قولہ وسورۃ فیہ مشروعیۃ قراءۃ سورۃ مع الفاتحۃ فی صلوۃ الجنازۃ ولا محیص عن المصیر الی ذلک لانھا زیادۃ خارجۃ عن مخرج صحیح انتہی مختصرا))

''اس سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ اور سورۃ کا پڑھنا بھی درست ہے اور اس کو قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کیونکہ یہ زیارت صحیح سند سے ثابت ہے ۔''

جب ثابت ہوا کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور سورہ کا جہر سے پڑھنا جس حدیث سے مذکور ہے اس کے راوی ٹھیک ہیں اور وہ حدیث صحیح ہے تو اس پر عمل کرنا جائز ہوا واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ محمد عبد الحق ملتانی ۔ (سید محمد نذیر حسین)

ھوالموفق :

قبرستان میں جوتی پہن کر چلنے کی ممانعت بشیر بن خصاصیہ کی حدیث مذکور سے صاف ثابت ہوتی ہے اور بعض اہل علم اس حدیث کے مطابق ممانعت کے قائل ہیں اور بعض اہل علم قبرستان میں جوتی پہن کر چلنے کو جائز بتاتے ہیں ۔ مگر جس حدیث سے یہ لوگ استدلال کرتے ہیں اس سے ان کا مطلوب ثابت نہیں ہوتا علامہ ابن حزم کہتے ہیں کہ سبتی جوتی (یعنی مدبوغ چمڑے کی جوتی جس میں بال نہ ہوں پہن کر قبرستان میں چلنا حرام وناجائز ہے اور غیر سبتی جوتی پہن کر چلنا جائز ہے لیکن ابن حزم کا بھی یہ قول ٹھیک نہیں کیونکہ سبتی اور غیر سبتی جوتی میں کوئی فارق نہیں ہے امام طحاوی کہتے ہیں کہ حضرت نے جو اس شخص کو جوتی پہن کر چلنے سے منع فرمایا سو یہ ممانعت محمول ہے اس پر کہ اس کی جوتی میں ناپاکی لگی تھی ۔ مگر یہ بات بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں پس جو لوممانعت کے قائل ہیں انہیں کا قول مدلل ہے حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں ۔

((واستدل بہ (ای بقولہ ﷺ ان یسمع قرع فعالھم) علی جواز المشی بین القبور بالنعال وال دلالۃ فیہ قال ابن الجوزی لیس فی الحدیث سوی الحکایۃ عمن یدخل القابر وذلک لایقتضی اباحۃ ولا تحریما انتہی وانما استدل بہ من استدل علی الاباحۃ اخذا من کونہ ﷺ قالہ واقرہ فلو کان مکروھا لبینہ لکن یعکر علیہ احتمال ان یکون المراد سماعہ ایاھا بعد ان یجاوزوا المقبرۃ ویدل علی الکراھتہ حدیث بشیر بن الخصاصیۃ اخرجہ ابوداؤد والنسائی وصححہ الحاکم واغرب ابن حزم فقال یحرم المشیٔ بین القبور بالنعال السبتیۃ دون غیرھا وھو جمود شدید وقال الطحاوی یحمل نھی الرجل المذکور علی انہ کان فی نعلیہ قذر فقد کان النبی ﷺ یصلی فی نعلیہ مالم یرفیھا اذی انتہی مختصراً))

''ابن حجر نے کہا اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ قبرستان میں جوتیوں سمیت چلنا جائز ہے ابن جوزی نے کہا اس میں جائز وناجائز کی کوئی بحث ہی نہیں ہے یہ تو ایک واقعہ کی حکایت ہے مجوزین لکھتے ہیں کہ اگر یہ ناجائز ہوتا تو نبی ﷺ اس کو بیان کر دیتے اور یہ بھی احتمال ہے کہ قبرستان کے باہر جوتیوں کی آواز مردہ سنتا ہو اور بشیر بن خصاصیہ کی حدیث سے جو کراہت ثابت ہوتی ہے طحاوی کہتے ہیں ممکن ہے اس کی جوتیاں پلید ہوں ورنہ آنحضرت ﷺ مسجد میں پاک جوتیوں سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے قبرستان اس سے زیادہ پاک جگہ نہیں ہے ۔''

اور بلاشبہ ابن عباس کی روایت مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اور کسی اور سورۃ کا پڑھنا سنت وحق ہے ۔ اور بلاشبہ یہ روایت بھی قابل عمل ہے لیکن رہی یہ بات کہ سورۃ فاتحہ اور سورہ کو جہر سے پڑھنا چاہیے یا آہستہ سو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک روایت میں تصریح کر دی ہے کہ میں نے فاتحہ اور سورۃ کا نماز جنازہ بھی پڑھنا سنت ہے ۔ فتح الباری صفحہ ۲۹۰ میں ہے ۔

((وللحاکم من طریق ابن عجلان انہ سمع سعید بن ابی سعید یقول صلی ابن عباس علی جنازۃ فجھر بالحمد ثم قال انما جھرت لتعلموا انھا سنۃ وفیہ ایضا وروی الحاکم ایضا من طریق شرجبیل بن سعد عن ابن عباس ان صلی علی جنازہ فکبر ثم قرأ الفاتحۃ رافعا صوتہ ثم صلی علی النبی ﷺ ثم قال اللھم عبدک الی قولہ ثم انصرف فقال یا ایھا الناس انی لم اقراء علیھا ای جھرا الا لتعلموا انھا سنۃ))

''سعید بن ابی سعید کہتے ہیں کہ ابن عباس نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی اور الحمد بلند آواز سے پڑھی کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ الحمد پڑھنا سنت ہے ایک اور روایت میں ہے کہ پھر اس

کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھا پھر یہ دعا پڑھی ((اللھم ھذا عبدک الخ)) پھر فارغ ہوئے تو کہا میں بلند آواز سے جنازہ اس لیے پڑھایا کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ جنازہ کا سنت طریقہ کیا ہے۔''

اوراسی طرح شافعی کی روایت میں ہے تلخیص الجیر صفحہ ۱۶۰ کے حاشیہ میں ہے۔

((وفی روایۃ الشافعی فجھر بالقرأۃ وقال انما جھرت لتعلموا انھا سنۃ ومثلھا للحاکم انتھی بدیٰ))

''آپ نے بلند آواز سے قرأت کی اور کہا میں نے اس لیے بلند آواز سے قرأت کی کہ تم کو معلوم ہو جائے جہر سے قرأت کرنا سنت ہے۔''

اوراسی طرح منتقی ابن الجارود میں بھی ہے عون المعبود شرح سنن ابی داؤد صفحہ ۱۹۱ جلد ۳ میں ہے۔

((واخرج ابن الجارود فی المنتقی من طریق زید بن طلحۃ التیمی قال سمعت ابن عباس قرأعلی جنازۃ فاتحۃ الکتاب وسورۃ وجھر بالقرأۃ وقال انما جھرت لاعلمکم انھا سنۃ انتھی))

''ابن عباس نے ایک جنازہ پر الحمد اور سورۃ بلند آواز سے پڑھی اور کہا کہ میں نے اس لیے بلند آواز سے قرأت کی کہ تم کو معلوم ہو جائے بلند آواز سے قرأت کرنا سنت ہے۔''

پس جب معلوم ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فاتحہ اور سورۃ کو فقط اس خیال سے زور سے پڑھا تھا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ نماز جنازہ میں فاتحہ اور سورۃ کا پڑھنا سنت ہے تو اس روایت سے جہر سے پڑھنا نہیں ثابت ہوتا بلکہ آہستہ پڑھنا ثابت ہوتا ہے ہاں اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ جہاں لوگوں کو یہ مسئلہ نہ معلوم ہو تو وہاں زور سے پڑھ دینا چاہیے تاکہ لوگ سن کر معلوم کر لیں اور آہستہ پڑھنے کی تائید ابوامامہ کی حدیث سے ہوتی ہے۔

((عن ابی امامۃ بن سھل انہ اخبرہ رجل من اصحاب النبی ﷺ ان السنۃ فی الصلوۃ علی الجنازۃ ان یکبر الامام ثم یقرأ بفاتحۃ الکتاب بعد التکبیرۃ الاولی سرا فی نفسہ ثم یصلی علی النبی ﷺ ویخلص الدعاء للجنازۃ فی التکبیرات ولا یقرأ فی شئی منھم ثم یسلم فی نفسہ رواہ الشافعی فی مسندہ (منتقی الاخبار) قال الحافظ فی التلخیص ص ۱۶۱ وضعفت روایۃ الشافعی بمطرف لکن قواھا البیھقی بما رواہ فی المعرفۃ من طریق عبید اللہ بن ابی زیاد الاصافی عن الزھری بمعنی روایۃ انتھی))

''ایک صحابی نے کہا جنازہ کی نماز میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے پھر تکبیر اولی کے بعد الحمد پڑھے پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر میت کے لیے دعا کرے اور ان تکبیروں میں قرأت نہ کرے پھر آہستہ آواز سے سلام پھیرے حافظ نے تلخیص میں کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کی تائید ایک اور حدیث سے ہو جاتی ہے۔''

اور آہستہ پڑھنے کی تائید ابن سلمۃ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

((السنۃ علی الجنازۃ ان یکبر الامام ثم یقرأ القرآن فی نفسہ الحدیث))

''جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے پھر آہستہ آواز سے قرآن پڑھے۔''

رواہ ابن ابی حاتم فی العلل ذکرہ الحافظ فی التلخیص صفحہ ۱۶۰۔ انہیں روایات کی وجہ سے جمہور کا یہ مذہب ہے کہ نماز جنازہ میں فاتحہ اور سورہ جہر سے پڑھنا مستحب نہیں ہے نیل الاوطار صفحہ ۲۹۸ جلد ۳ میں ہے۔

((وذھب الجمھور الی انہ لا یستحب الجھر فی صلوۃ الجنازۃ وتمسکوا بقول ابن عباس المتقدم لم اقرأ ای جھرا الا لتعلموا انہ سنۃ وبقولہ فی حدیث ابی امامۃ سرا فی نفسہ انتھی))

''جمہور کا مسلک یہ ہے کہ جنازہ میں بلند آواز سے قرأت مستحب نہیں ہے اور انہوں نے ابن عباس اور ابوامامہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے۔''

واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ا ص ٦٦٠)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد05ص102-107

محدث فتویٰ